



## حکمرانوں کی اطاعت پر صحابہ و ائمہ سلف کے اقوال | الشیخ زکاء اللہ | السندهی حفظہ اللہ

حکمرانوں کی اطاعت پر صحابہ و ائمہ سلف کے اقوال | الشیخ زکاء اللہ | السندهی حفظہ اللہ

حکام وقت کی اطاعت و فرمانبرداری پر اقوال صحابہ سے دلائل:

□

1 □ سوید ابن غفلہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر نے کہا: اے ابوامیہ! وسکتا ہے کہ میں اس سال کے بعد تم سے نہ مل سکوں، اگر تم مارے اوپر ایک نکتہ حبشی غلام بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو، اگر وہ تمہیں مارے تو صبر کرو، اور تمہیں محروم کر دے تو صبر کرو، اور اگر تم سے کوئی ایسا کام چاہے جو تمہارے دین کو ختم کرے تو اس سے کہو: لے بیگ! امیر بس میرا

خون لے لو لیکن میں اپنے دین کو نقصان نہیں دے سکتا، اور کسی بھی حال میں جماعت سے الگ مت ہو (السنة للخلال 1/111 ، دار الراية)

**2** عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب لوگوں نے عبد الملک کی بیعت کی، تو عبد اللہ بن عمر نے اس کی طرف خط لکھا: اللہ کے بند، امیر المومنین عبد الملک کی طرف: میں اللہ کے بند، امیر المومنین عبد الملک کی بیعت کا اقرار کرتا ہوں کہ میں اللہ اور رسول کے طریقے پر جس قدر ہوسکا اس کی اطاعت کروں گا اور میرے بیٹے بھی اس کا اقرار کرتے ہیں (بخاری: 7205)

## حکام وقت کی اطاعت میں اہل السنہ والجماعہ کے اقوال:

□

**1** سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے شعیب تمہارا لکھا ہوا تمہارے کچھ کام نہیں آئے گا جب تک تم ہر نیک و بد حاکم کے پیچھے نماز صحیح نہ سمجھو، شعیب اس وقت سفیان ثوری رحمہ اللہ علیہ کے عقیدے کے کچھ اجزاء لکھ رہے تھے (شرح اصول الاعتقاد اہل السنہ والجماعہ لالکائی، طہ دار طیبہ (1/173))

**2** نیز امام احمد رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور سننا اور اطاعت کرنا ہر امیر کی، و نیک ہو یا بد، یا وہ اپنے باپ کے بعد خلافت سنبھالے اور اس پر لوگوں کا اتفاق ہو جائے اور وہ اس سے راضی ہو جائیں، یا وہ جو بذریعہ قوت امیر بنے یا انتک و خلیفہ بن جائے اور امیر المومنین کے لئے لگے (ایضاً (1/180))

**3** نیز انہیں امام ممدوح نے امیر کے ظلم و جور پر

صبر کی ، نیز اس کی خیر خواہی چاہئے اور اس کے خلاف بغاوت نہ کرنے کی وہ عملی مثالیں دی ہیں جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہیں؛ چنانچہ خلال نے اپنی کتاب السنہ میں حنبل سے صحیح سند سے روایت کیا ہے (1/132-134 ط: دارالرایہ) کے: واثق کے دور حکومت میں بغداد کے فقہاء ابو عبداللہ (یعنی احمد بن حنبل) کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! اب یہ معاملہ بہت بڑھ گیا ہے اور پھیل گیا ہے (یعنی آپ کا خلق قرآن کے مسئلہ کو بیان کرنا وغیرہ) امام احمد نے فرمایا: آپ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہم آپ سے اس امارت کے بارے میں مشورہ چاہتے ہیں ہم اس (واثق) کی امارت اور حکومت سے راضی نہیں ہیں، امام احمد نے ان لوگوں سے ایک گھنٹہ مناظرہ کیا اور انہیں کہا: نہیں چاہیئے کہ تم دل سے برا جانو اور اس کی اطاعت سے ہاتھ مت کھینچو، مسلمانوں کے کلمہ کو متفرق مت کرو اور اپنے اور اپنے ساتھ دوسروں کے خون مت بہاؤ، اپنے امر کے انجام پر غور کرو، اور صبر کرو یہاں تک کہ نیک کو آرام آجائے یا پھر بد کے شر سے لوگ پر امن ہو جائیں

**4** فضیل بن عیاض رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میری کوئی قبول ہونے والی دعا ہوتی تو میں امیر کے لئے دعا کرتا (شرح السنہ/امام برہاری ص: 108 ط: دار الصمیعی)

**5** امام سہل بن عبد اللہ تستری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ امت تیرے فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے بہتر ہلاک ہو گا، جو سب کے سب حاکم وقت سے بغض رکھتے ہو گا، اور نجات وہ ایک فرقہ پائیگا جو حاکم وقت کے ساتھ ہوگا (قوت القلوب/ابوطالب مکی 2/242 ط: دار صادر)

**6** امام حسن بن علی برہاری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی کو حاک وقت پر بددعا کرتے

دیکھو تو سمجھ لو کہ اہل بدعت میں سے ہے اور اگر کسی کو حاکم وقت کے لئے دعا کرتے دیکھو تو سمجھ لو کہ صاحب سنت ہے (ان شاء اللہ تعالیٰ) (ایضاً ص: 107) دوسری جگہ پر آپ فرماتے ہیں: کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایک رات بھی اس حال میں گزارے کہ وہ اپنے آپ کو کسی نیکی یا بدامام کی امارت سے آزاد سمجھتا ہو (ایضاً ص: 70)

**7** عقیدہ طحاویہ میں امام اطحاوی فرماتے ہیں: اور ہم اس بات کو جائز نہیں سمجھتے کہ کوئی حکام وقت والے حل و عقد کے خلاف بغاوت کرے اگرچہ وہ کتنا ہی ظلم کیوں نہ کرے، اور نہ ہی ہم ان پر بددعا کرتے ہیں اور نہ ہی ان کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچتے ہیں اور ہم ان کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کے ضمن میں داخل سمجھتے ہیں جو کہ فرض ہے، سوائے اس کے کہ وہ کسی گناہ کا حکم دے، نیز ہم ان کے سیدھر نہ کی اور ان کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں (شرح الطحاویہ لابن ابی العز، بتخریج الالبانی، ص: 379، ط: مکتب اسلامی)

**8** اور ابن قدام رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کی امامت ثابت ہوگئی اس کی اطاعت ہے فرضیت بھی ثابت ہوگئی اور اس کے خلاف بغاوت حرام ہوگئی؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا أَوْلِيَّ الْأَمْرِ مِنْكُمْ) (مغنی 12/273 ط: دار جر)

**9** نیز امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی بناء پر اہل السنہ کا مشہور مذہب ہے کہ وہ ائمہ کے خلاف بغاوت کو جائز نہیں سمجھتے اور ان کے خلاف قتال بالسیف کو حرام سمجھتے ہیں، اگرچہ یہ ائمہ کتنے ہی ظالم کیوں نہ ہو، جیسا کہ متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے؛ کیونکہ قتال و بغاوت سے پیدا ہونے والا فتنہ ان کے ظلم کے فتنہ سے کہیں

زیادہ سے زیادہ اس لئے چھوٹے فساد کے ذریعے بڑے فساد کو دفع کرنا دانشمندانہ فعل نہیں اور شائد ہی کوئی فرق ایسا ہو جس نے کسی حاکم کے خلاف بغاوت کی ہو اور پھر اس کے خروج سے پیدا ہونے والا فساد اس ظلم کے فساد سے زیادہ نہ ہو اور جس سے اس خروج نے مٹایا

(منہاج السنہ 2/391، ط: مکتبہ المعارف)

**10** نیز شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کمال اجتماعیت میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہم حاکم وقت کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں اگرچہ وہ ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو؛ اس لئے آپ نے اس بار میں کافی شافی بیان فرمایا اور اس ضمن میں شرعی و دنیوی لحاظ سے بیان کے تمام طرق و آداب استعمال فرمائے پھر حال یہ ہوا کہ یہ عظیم اصول اکثر مدعیان علم اذہا سے بھی غائب ہو گیا ہے جائیکہ اس پر عمل ہو! (الجامع الفرید ، ص: 324)